Oriental College Magazine, Vol.101, No. 01, Serial No. 379, 2025

عروسِ عرفان کا اسلوبی و تجزیاتی مطالعہ

سنینا خان
پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر (فارسی)
شعبۂ فارسی، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور

احسان احمد، پی ایچ ڈی
اسسٹنٹ پروفیسر فارسی
پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور

A STYLISTIC AND ANALYTICAL STUDY OF AROOS-E-IRFAN

Sunnena Khan
PhD Research Scholar (Persian)
Punjab University Oriental College, Lahore

Ihsan Ahmad, PhD
Assistant Professor of Persian
Punjab University Oriental College, Lahore

Abstract

Aroos-e-Irfan is written by Qazi Mahmood Bahri; Qazi Mahmood Bahri (1042-1130) was a great Sufi, known poet and writer of the Sub-continent. He has very good knowledge in Arabic, Persian and Dakkni languages. Bahri's Sufi affiliations were thoroughly Chishti. He studied under a certain Shah Bakar, who was his pir. Aroos-e-Irfan is a remarkable Persian text on Sufi view and teachings. Herein lies the significance of his long Dakkni poem man lagan, which the author later translated into Persian under the title "Aroos-e-Irfan", resembling Sadi's Gulistan in form, this work Consist of a series of short stories interspersed with impressive verses. The style and inspiration of Aroos-e-Irfan lyric poetry drew heavily from the tradition of Sufi lyricism as developed and made universally famous by earlier Persian prose. Aroos-e-Irfan is written simple style but has scholarly taste. This Article is a study on Sufi point of divine love, religious values and philosophy of human life.

Keywords: Aroos-e-Irfan, Sufi, Poet, Arabic, Persian

قاضی محمود بحری(۱۰۴۲ـ۱۱۳۰ء) برصغیر پاک وھند کے ایک عظیم صوفی، نعت خوان، نام ور شاعر اور مصنف تھے۔ وہ بحر الدین محمد باقر کے فرزند تھے۔ بحری کے آباؤاجداد کا تعلق دھناسری سے تھا بعد میں انہوں نے بیجاپور ھند کی طرف نقل مکانی کی۔ بحری فارسی، عربی، ہندی، سنسکرت، فلسفہ حکمت اور طب میں دستگاہ کامل رکھتے تھے۔ بحری نے حکیم ناصر خسرو کے بعض اشعار کی شرح بھی خوب لکھی۔(۱)

عروس عرفان فارسی نثر میں بحری کا عمدہ کلام ہے۔ قاضی محمود بحری نے "من لگن" کے نام سے ایک مثنوی لکھی، جس کو کچھ عرصہ بعد فارسی نثر میں لکھ کر عروس عرفان کا عنوان دیا۔ عروس عرفان فارسی نثر میں عرفان و تصوف پر ایک تصنیف ہے جو من لگن کا نقش ثانی ہے۔ عروس عرفان کا اندازہ بیان گلستان سعدی سے بھی مشابھت رکھتا ہے۔ حتی کہ بحری نے عروس عرفان کے آغاز پر ہی سعدی کے کچھ اشعار لکھے ہیں۔(۲) جو کچھ اس طرح لکھتے ہیں:

جوانمردی ولطف است آدمیت
ھمین نقش ھیولانی مپندار
ھنر باید کہ صورت می توان ساخت
بایوان در از شنگرف وز نگار
بدست آوردن دنیا ھنر نیست
یکی را گر توانی دل بدست آر(۳)

ترجمہ: آدمیت، جوانمردی اور مہربانی کا نام ہے۔ اس جسمانی نقش و نگار کو نہ سمجھو۔ ھنر چاہیے کیونکہ تصویر تو محلوں میں شنگرف اور زنگار سے بنائی جاسکتی ہے۔ دنیا کمانا ہنر نہیں ہے۔ اگر ہوسکے تو کسی کا دل موہ لے۔

عروس عرفان کا موضوع حمد و نعت اور عرفان ہے۔ بحری نے حمد و نعت کو بیان کرنے کی طرف خصوصی توجہ دی ہے۔ بحری نے نعت میں زبان و بیان کی چاشنی کے علاوہ کچھ نئے مضامین کی بنیاد بھی رکھی۔ اس ضمن میں بحری نے دو عنوان لکھے۔ حمد کے بعد پہلا عنوان خواجہ کائنات محمد رسول ﷺ ہے۔ دوسرے عنوان میں واقعہ معراج کا ذکر ہے۔ اس کے بعد بحری نے رسالہ عروس عرفان کی فہرست کا ذکر کیا ہے۔

فہرست رسالہ عروس عرفان:

زیور اول در بہ نصیحت، زیور ھای چند در سخن، زیور چند در نور، زیور چند در روح، زیور چند در بی خودی، زیور چند در دل، زیور چند در عقل کل، زیور چند در عرفان، زیور چند در وصال، زیور چند در معرفت،

زیور چند در نفس و روح و دل، زیور چند در احوال درویشان، زیور چند در عشق مجازی، زیور چند در موت، زیور چند در دنیا، زیور ھای متفرق۔(۴) بحری عروس عرفان میں واعظانہ اور ادیبانہ انداز میں پند و نصیحت کرتے ہیں۔

مثال: ای عارف! عارف بی توکل بدتر از عوام بلی ھر کہ اقرار بہ احد صمد آورد شریک خداوندیش بہ دیگران نمی کنند۔ برای ھر مھمی و مصلحتی یعنی ھر چہ گویند از وو ھر چہ جوید ھم ازو۔

ترجمہ: اے عارف! غیر متوکل عارف عوام سے بدتر ہے۔ہاں جو کوئی اللہ الصمد کا اقرار کرے۔ کسی بھی مہم اور مصلحت میں اپنے خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔ یعنی جو کچھ کہے وا بھی اسی سے ہے اور جو کچھ پائے وہ بھی اسی سے ہے۔

قطعہ:

آن کہ او عارفست مطلب خود
غیر دلدار خود نگفت بہ کس
بہ خدااوندیش شریک نکرد
پادشہ راو پاسبان و عسس (۵)

ترجمہ: اے عارف! غیر متوکل عارف عوام سے بدتر ہے۔ ہاں جو کوئی اللہ الصمد کا اقرار کرے۔ کسی بھی مہم اور مصلحت میں اپنے خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔ یعنی جو کچھ کہے وہ بھی اسی سے ہے اور جو کچھ پائے وہ بھی اسی سے ہے۔

جو شخص عارف ہوتا ہے وہ اپنی بات اپنے دل دار کے علاوہ کسی سے نہیں کہتا، وہ اپنے خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا، نہ کسی بادشاہ کو نہ کسی پاسبان کو اور نہ ہی کسی چوکیدار کو۔

زیور چند در روح:

روح کے متعلق بحری کچھ یوں فرماتے ہیں۔

صفت روح بسیار است اما سہ صفت ازو منتخب شدہ۔ مدرک و متحرک و متکلم جملہ مدرک است۔ نبات ھم مدرک و ھم متحرک۔ حیوان ھم مدرک و ھم متحرک و ھم متکلم اما انسان زبدہ تمام حیوانات است۔ بل جامع جمیع ممکنات۔

آن چہ باشد در جھان آن جملہ در انسان بود

و آنچہ در انسان است، ای بحری نباشد در جھان

صورت انسان اگر در جان تو صورت گرفت۔

آن زمان انسان شدی ورنہ در این ونہ آن۔

ترجمہ: روح کی بہت سی صفات ہیں لیکن ان میں سے تین منتخب شدہ ہیں: مدرک (ادراک یافتہ) اور متحرک اور متکلم۔سب مدرک ہیں۔ نباتات مدرک بھی ہیں اور متحرک بھی۔

حیوانات بھی مدرک و متحرک ہیں اور متکلم بھی لیکن انسان تمام حیوانات میں سے منتخب شدہ ہے بلکہ تمام ممکنات سے سرشار ہے جو کچھ دنیا میں ہے وہ سب انسان کے اندر موجود ہے اور جو کچھ انسان میں ہے، بحری وہ دنیا کے پاس نہیں ہے۔ اگر تیری روح میں انسانی صورت جلوہ گر ہو تو اس وقت تو انسان ہے ورنہ کچھ بھی نہیں۔

زیورھای چند در عرفان:

قاضی محمود بحری عرفان و تصوف کے بارے میں کہتے ہیں:

بوسیلہ عرفان می توان حقیقت اشیاء یافت۔ عرفان خواہ پوشیدہ باشد خواہ ظاھر، در ھمہ حال مفید است۔ آن شخص کہ عرفان را یافت، او می توان ھمہ علوم و فنون را دانست۔ فقط بوسیلہ عرفان انسان می توان اسرار و رموز زمین و فلک، کوہ و بہشت بگشاید۔ عرفان در کتب الھامی وجود دارد۔ اگر تو دور اندیش ھستی۔ بجز عرفان ھیچ چیزی را دوست ندارد۔ وقتی عرفان قلب را منور کردہ است۔ خواھشات مادی فنامی شوند۔ ریاضت و عشق حقیقی جزو لازمی عرفان است۔ یکی مرد دیگر پرسید: اگر عرفان نبودی بندگان خدای، خدای را چگونہ بشناختندی عارفی بود، گفت اگر عرفان نبودی نہ بندہ بودی ونہ خدای ظھور، این ھر دو خاصہ از عرفان است۔ چنانچہ شخصی گفت کاش آب نبودی مردم این پلیدی را از چہ چیزی می شستندی، کسی گفتش اگر آب نبودی نہ پلیدی بودی ونہ پاکی۔

جان موجودات عرفان است وبس

مغز مخلوقات عرفان است وبس

چہ شجر چہ تخم وچہ جسم وچہ جان

چہ صفت چہ ذات عرفان است وبس

یک نہ سیار و سپھر و مھر و ماہ

بل ھمہ ذرات عرفان است وبس

ترجمہ: عرفان کے حوالے سے قاضی محمود بحری کہتے ہیں کہ عرفان کے ذریعے اشیاء کی حقیقت کو سمجھا جاسکتا ہے۔ عرفان خواہ پوشیدہ ہو، خواہ ظاہر، ہر حال میں مفید ہے۔ جس شخص نے بھی عرفان حاصل کر لیا وہ تمام علوم وفنون کو سمجھ سکتا ہے۔ انسان فقط عرفان کے ذریعے زمین و آسمان، پہاڑ اور جنت کے اسرار ورموز جان سکتا ہے۔ عرفان الہامی کتابوں میں موجود ہے۔ اگر تو دور اندیش ہے۔ عرفان کے سوا کسی چیز کو پسند نہ کرے گا۔ جب عرفان قلب کو منور کر دیتا ہے تو مادی خواہشات فنا ہو جاتی ہے۔ ریاضت اور عشق حقیقی عرفان کا لازمی عنصر ہیں۔

ایک شخص نے دوسرے سے پوچھا کہ اگر عرفان نہ ہوتا تو اللہ کے بندے اللہ کو کیسے پہچانتے اور عارف بنتے۔ اس نے کہا کہ اگر عرفان نہ ہوتا تو نہ بندہ ظاہر ہوتا اور نہ ہی خدا، یہ دونوں عرفان سے مخصوص ہیں۔ پھر اس شخص نے کہا کہ کاش پانی نہ ہوتا، لوگ اس ناپاکی کو کس سے دھوتے، کسی نے کہا کہ اگر پانی نہ ہوتا تو نہ ناپاکی ہوتی اور نہ ہی پاکی۔

موجودات کی روح عرفان ہے اور بس
مخلوقات کا اصل عرفان ہے اور بس
کیا درخت، کیا بیج، کیا جسم اور کیا جان
کون سی صفت، کون سی ذات، سب عرفان ہے اور بس
صرف سیارے، آسمان، سورج اور چاند ہی نہیں
بلکہ سب کے سب عرفان کے ذرات ہیں اور بس

زیور چند در عشق مجازی:

ھر کہ بی عشق مجازی بہ حقیقت رسیدہ باشد، یقین می دانم کہ روی کمال ندیدہ کہ عشق مجازی بہ عشق حقیقت قابل کند و بہ سلطان حقیقت بی منت دربان مقابل سازد، دردیست کہ بدین دولت کبری رساند و سوزی است کہ بدین سراپردہ علیا خواند اما این درد بجز کوچہ محبت مجازی ممکن نشود و این سوز بغیر از آتش عشق ظاھری میسر نیاید:

این درد بجز عشق مجازی نبود
سرباز برتن نرو کہ بازی نبود

ھر دل کہ ازین درد بود رو گردان

در مشرب عشاق نمازی نبود (۶)

ترجمہ: جو کوئی بھی عشق مجازی کے بغیر حقیقت تک پہنچا ہو گا۔ مجھے یقین ہے کہ اس نے رخ کمال نہ دیکھا ہو گا۔ کیونکہ عشق مجازی سے عشق حقیقی کا سفر قابل بناتا ہے اور بغیر کسی دربان کی منت کے سلطان حقیقت کے روبرو لے آتا ہے۔ یہ ایسا درد ہے کہ جس سے عظمت کی دولت حاصل ہوتی ہے اور ایسا سوز ہے کہ جس سے اعلی نغمے گنگناتا ہے۔ لیکن یہ درد مجازی محبت کی گلی سے گزرے بغیر ممکن نہیں اور ایسا سوز ظاہری عشق کی آگ کے بغیر میسر نہیں۔

یہ درد عشق مجازی کے بغیر نہیں ملتا

سر قربان کردو اور جسم کی فکر نہ کرو کہ یہ کھیل نہیں ہوتا

ہر دل جو اس درد سے روگرداں ہوتا ہے

وہ مسلک عشاق میں نمازی نہیں ہوتا

عروس عرفان کا موضوع اخلاق اور عرفان و تصوف ہے۔ عروس عرفان فقط صوفیاء و عرفاء کا تذکرہ نہیں ہے بلکہ مختلف طبقات صوفیہ اور گروہوں کا ذکر بھی ملتا ہے۔ نیز عرفان و تصوف کے آداب و اصول کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔ بحری نے اس کتاب میں استادانہ داد سخن اپنایا ہے۔ بحری نے محض لفظی آرایش کی طرف ہی توجہ نہیں دی بلکہ ان کی تمام تلاش حقیقی معنی کو پہچانا تھا۔(۷)

بحری نے علمی و عرفانی مسایل کو تمثیلات کے توسط سے بیان کیا ہے۔ لطافت معنی، رسایی مقصود اور پختگی فکر عرفانی کی حثیت سے یہ کتاب بے مثال ہے۔ انسان کی اصلاح و تربیت کے لیے یہ ایک عمدہ کتاب ہے۔ عروس عرفان کی نثر سادہ ورواں، پختہ و فکر انگیز اور عارفانہ ہے۔(۸)

قاضی محمود بحری نے ظاھری و باطنی مسایل کو سادہ انداز میں بیان کیا ہے۔ تصوف جیسے موضوع کی وجہ سے عربی الفاظ کا استعمال بھی کیا ہے۔ الغرض عروس عرفان ایک گلشن راز ہے اور اس کتاب کو مسلمانوں کے طرز زندگی کے لیے دایرۃ المعارف شمار کیا جا سکتا ہے۔

تصوف کے اہم سے اہم مسایل کا حل اس میں موجود ہے۔ عشق، روح، دل، گیان، راگ و نغمہ، جبروت ولاھوت وناسوت، حقیقت انا الحق، نبوت وولایت، فلسفہ موت اس کے علاوہ سماجی و اخلاقی مضامین نہایت خوبی سے باندھے ہیں۔(۹)

گنج عرفان عروس عرفان است

جوھر جان عروس عرفان است

نغمہ زن بلبلان وحدت را

خوش گلستان عروس عرفان است(۱۰)

ترجمہ:

عروس عرفان، عرفان کا خزانہ ہے

عروس عرفان جوھر حیات ہے

وحدت کے نغمہ گو بلبلوں کے لیے

خوشگوار گلستان عروس عرفان ہے

☆☆☆☆☆

حوالے

(۱) اردو دائرۃ المعارف اسلامیہ،(لاہور،دانشگاہ پنجاب)،ج: ۲۰-۲۵

(2) Richard Maxwell Eaton, Sufis of Bijapur, (Princeton university Press)

۳۔ بحری، قاضی محمود، عروس عرفان،۱۱۱۶ء،۱۔

۴۔ ایضاً،۱۶،۱۸۱،۱۸۲۔

۵۔ ایضاً،۱۷۔

۶۔ ایضاً،۴۵،۵۴،۱۲۹۔

۷۔ نفیس اقبال،اردو شاعری میں تصوف، (لاہور:سنگ میل پبلی کیشنز)،۱۱۳۔

۸۔ جمیل جالبی،تاریخ ادب اردو،(لاہور، ۲۰۰۵ء)،۱: ۵۲۱۔

۹۔ محمود قاضی بحری،من لگن،(کراچی:انجمن ترقی اردو پاکستان)،۴۶۔

۱۰۔ محمود قاضی بحری،عروس عرفان،(کتاب خانہ آصفیہ)،۱۱۱۶،۱۸۰۔

REFERENCES

1- *Urdu Encyclopedia of Islam*, (Lahore: University of the Punjab), 20-25.

2- Richard Maxwell Eaton, *Sufis of Bijapur*, (Princeton University press.), 257.

3- Qazi Mahmood Bahri, *Aroos-e Irfan*, (Kitab Khana Asfia, 1116), 1.

4- ibid, 16,181,182.

5- ibid, 17.

6- ibid, 45,54,129.

7- Nafis Iqbal, *Urdu Shayari men Tasawwuf*, (Lahore: Sang-e-Meel publications), 113.

8- Jameel Jalibi, *Tarikh-e-Adab Urdu*, (Lahore: 2005), V.1, 521.

9- Qazi Mahmood Bahri, *Man Lagan*, (Karachi: Anjuman-e-Trak-e- Urdu, Pakistan), 46.

10- Qazi Mahmood Bahri, *Aroos-e Irfan*, (Kitab Khana Asfia, 1116), 180.

❖❖❖